خواجہ سید محمد گیسودرازؒ کی علمی وادبی خدمات

مولانا محمد یوسف خان
استاذ الحدیث، جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ ہندوستان میں سلسلہ چشتی کے مؤسس وبانی ہیں اور خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمہ اللہ سلسلہ چشتیہ کے مجدد ہیں، ان کے حلقہ فیض وتربیت سے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ اور تاج الاولیاء حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمہ اللہ جیسے عظیم مشائخ اس سرزمین کو نصیب ہوئے، جنہوں نے سلسلہ چشتیہ کو پورے برصغیر میں پھیلادیا، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے ارباب اقتدار سے لے کر عوام تک کو فیوض وبرکات سے سیراب کیا، وفات سے قبل خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ نے حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمہ اللہ کو خلافتِ خاص سے نوازا اور اپنا جانشین مقرر کیا، انہوں نے پورے بتیس (۳۲) سال سلسلہ چشتیہ کا مرکزی نظام دارالحکومت دہلی میں جاری رکھا۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"پھر اس چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوا، جس نے جنوبی ہند ہی نہیں، سارے ہندوستان کو عشق ومحبت کی حرارت سے گرم اور اس کی خوشبو سے معطر کردیا، یعنی حضرت سید محمد گیسودراز رحمہ اللہ مدفون گلبرگہ" (۱)

خواجہ سید محمد گیسودراز رحمہ اللہ کے شیخ خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں کہا:

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد　　واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد (۲)

حضرت خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ برصغیر کے نہایت بلند پایہ شیخ طریقت اور روحانی مرشد تھے، آپ خواجہ بندہ نواز کے لقب سے مشہور تھے۔

ولادت:......خواجہ سید محمد گیسودراز رحمہ اللہ ۴ رجب ۷۲۱ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت کی خصوصیات:......خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کا سلسلۂ نسب بائیسویں پشت میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور سلسلہ طریقت بھی بائیس واسطوں سے حضرت محمد رسول صلی اللہ

علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ (۳)

حضرت چراغ دہلی رحمہ اللہ سے بیعت، تعلیم وتربیت:...... خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم کے مدارج خوب ذوق وشوق سے مکمل کیے، خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمہ اللہ، سلطان قطب الدین کی جامع مسجد قوۃ الاسلام میں جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے تھے، وہاں ۱۶ رجب ۷۳۶ھ خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ نے خواجہ چراغ دہلی رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی، علوم ظاہری کی ابتدائی تعلیم اپنے نانا سے حاصل کی، بعدازاں سید شرف الدین کیتھلی رحمہ اللہ اور مولانا تاج الدین بہادر رحمہ اللہ سے تعلیم حاصل کی۔

خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کی علوم ظاہر میں تکمیل بحکم شیخ رحمہ اللہ:...... خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کبھی کبھی شیخ کی خدمت میں عرض کرتے کہ علم ظاہر کسی قدر حاصل ہو چکا ہے، اگر اجازت ہو تو کلی طور پر علم باطن میں مشغول ہو جاؤں۔ حضرت چراغ دہلی رحمہ اللہ نے فرمایا:

> ''ہدایہ، بزدوی، رسالہ شمسیہ، کشاف، مفتاح، صحائف، ان سب کتابوں کو ترتیب سے پڑھ لو، مجھے تم سے ایک کام لینا ہے۔ (۴)

شیخ کے حکم کی تعمیل کے بعد علوم باطن میں مصروف ہو گئے، مجاہدہ وریاضت کی اعلیٰ منزلیں طے کیں۔

خلافت وجانشینی:...... حضرت خواجہ چراغ دہلی رحمہ اللہ نے وصال سے تین روز پہلے ۱۵ رمضان المبارک ۷۵۷ھ کو اپنے تمام خلفاء میں سے خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کو اپنا جانشین بنایا۔

قیام دہلی کے بعد دیگر مقامات میں فیوض علمی وباطنی کی اشاعت:...... خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کی عمر جب ۸۰ برس کی ہوئی تو ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو تیموری حملہ کی وجہ سے اپنے تمام کنبہ سمیت دہلی کو خیر باد کہا۔

خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کے سوانح نگار مولانا محمد علی سامانی نے ''سیر محمدی'' میں پورا سفرنامہ لکھا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ:

> ''خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ بھیلسہ دروازے کے راستے دہلی شہر سے باہر نکلے، پہلے بہادر پور (میوات) پہنچے، پھر گوالیار، بھاندیر، ایرچہ، چھترہ، چندیری، میاندھار، بڑودہ اور کھنبایت میں قیام فرماتے گئے، پھر دولت آباد سے گلبرگہ میں جلوہ افروز ہوئے۔'' (۵)

حیدرآباد سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر گلبرگہ کا قدیم تاریخی شہر ہے، وہاں مدفون ہوئے۔

خواجہ سید محمد گیسودراز رحمہ اللہ کی علمی وادبی خدمات

تدریس کے ذریعے علمی خدمات:...... خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ عموماً دو وقت سبق پڑھایا کرتے تھے، ایک چاشت کے وقت، دوسرے بعد نماز ظہر تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد، زیادہ تر علم تفسیر وحدیث اور سلوک کا درس دیتے تھے، کبھی کبھی علم کلام اور علم فقہ کا بھی درس دیتے۔ (۷)

خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کی تصانیف اور دیگر خواجگانِ چشت کا مزاج:...... یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قدیم خواجگان چشت نے کوئی تصنیف نہیں فرمائی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ قمطراز ہیں: (خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ کے حوالے سے)

''اسی عبارت پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے ملفوظات ''خیر المجالس'' میں ہے کہ میرے مرشد سلطان الاولیاء فرماتے تھے، میں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی، اس واسطے کہ شیخ الاسلام حضرت فرید الدین رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام مولانا قطب الدین رحمہ اللہ اور باقی خواجگانِ چشت وغیرہ مشائخ جو داخل ہمارے شجرے میں ہیں، کسی نے کوئی تصنیف نہیں کی۔''

مشائخ چشت میں اولین مصنف ومؤلف:...... حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ ''تفسیر الملتقط'' کے آخر میں ملحق تعارف میں لکھتے ہیں:

''مشائخ چشت میں خواجہ سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ پہلے بزرگ ہیں، جنہوں نے تصنیف وتالیف کی طرف توجہ فرمائی اور تقریباً ۵۲ تصانیف سپرد قلم کیں۔'' (۹)

''تفسیر الملتقط'' کے آخر میں ایک اور تعارفی تحریر عربی میں منسلک ہے، یہ تحریر مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمہ اللہ کے والد گرامی حضرت مولانا سید عبدالحی رحمہ اللہ کی ہے جو کہ ''الاعلام جلد اول صفحہ ۲۷۷'' کے حوالے سے درج ہے:

" إن مصنفاته قد عدت بخمس وعشرين ومئة كتاب في علوم شتى" (۱۰)

خواجہ سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ کی تصانیف کی وہ فہرست انتہائی قابل قدر ہے، جسے حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ نے ''تاریخ حبیبی'' (از علامہ عبدالعزیز بن شیر ملک بن محمد واعظی) کے باب ہفتم، مباحث درعلوم ونویسانیدن تصنیفات و درایت'' کی روشنی میں تیار فرمایا ہے۔

خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کی تصانیف کی یہ فہرست حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ نے اپنی تالیفات، شمائم سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ، ریحان عشرت اور شمیم گلبرگہ میں تحریر فرمائی ہے۔ نیز ان تصانیف کے ادوار بھی تحریر فرمائے ہیں۔

خواجہ سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ کی تصانیف

(تصانیف دردہلی قبل از ۸۰۱ھ و اثنائے سفر گلبرگہ ۸۰۱ تا ۸۰۳ھ)

(۱)......الملتقط:...... یہ قرآن حکیم کی تفسیر سلوک کے رنگ میں ہے، عربی زبان میں ''تفسیر الملتقط'' کا ایک منفرد مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہے، آٹو لوتھ کی فہرست میں مخطوطہ نمبر 109-110-111 ''تفسیر الملتقط'' پر مشتمل ہے۔

خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کی تصانیف فی زمانہ نادر ونایاب ہیں۔ ''تفسیر الملتقط'' کے اس مخطوطہ کا عکس حضرت سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ نے بڑی محنت اور محبت کے ساتھ انڈیا آفس لائبریری سے لیا اور پھر اسے دو جلدوں میں ''مکتبہ نفائس القرآن نفیس منزل کریم پارک راوی روڈ لاہور'' سے شائع کیا۔

حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ اپنے مسترشدین کو اس تفسیر کا باقاعدہ درس بھی دیا کرتے تھے، خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کے بڑے صاحبزادے سید محمد اکبر حسینی (م ۸۱۲ھ) نے اس تفسیر کی شرح بھی لکھی تھی۔

(۲)......تفسیر بطرز کشاف: ......اس تفسیر کے پانچ پارے دہلی میں لکھے۔ ۸۰۱ھ میں حملہ تیموری کی وجہ سے نامکمل رہ گئی۔

(۳)......حواشی کشاف

(۴)......اشارات المشارف ۸۰۲ھ میں بمقام بڑودہ تالیف فرمائی۔

(۵)......رسالہ "رایت ربی فی الحسن صورۃ"

(۶)......شجرہ نسب: ......حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اس شجرہ کو لکھنے کے لئے مجھے ستر سے زائد تاریخ کی کتابیں پڑھنی پڑیں۔

(۷)......شرح رسالہ قشیریہ (فارسی)

(۸)......عوارف المعارف کی شرح معارف العوارف

(۹)......شرح فصوص الحکم: ......ناقدانہ اسلوب پر سلطان پور نزد نندبار (گجرات) میں املاء کرائی، ۸۰۲ھ

(۱۰)......رسالہ بود و ہست و باشد

(۱۱)......رسالہ استقامة الشريعة بطريقة الحقيقة

(۱۲)......ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ (خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ نے یہ بتقاضہ واصرار شیخ زادہ محی الدین نبیرہ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمہ اللہ تحریر فرمایا)

(۱۳)......حظائر القدس المعروف بہ عشق ناصر: ۸۰۳ھ میں بمقام کھنبایت (گجرات) املاء کرائی۔

(۱۴)......شرح تمہیدات عین القضاۃ ہمدانی رحمہ اللہ

(۱۵)......ملفوظات: جمع کردہ مخدوم زادہ بزرگ سید محمد اکبر حسینی بزمانہ قیام دہلی

(۱۶)......جوامع الکلم: یہ ملفوظات کا مجموعہ ہے در سفر گجرات، جمع کردہ سید محمد اکبر حسینی رحمہ اللہ

(تصانیف خواجہ گیسو دراز اللہ از ۱۸ ارجب ۸۰۲ھ تا ربیع الثانی ۸۰۳ھ)

(۱۷)......خلافت نامہ: خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ نے ایک خلافت نامہ دہلی میں لکھوایا تھا، اس میں کسی کا نام نہ تھا، قیام گلبرگہ کے آخیر زمانہ میں آپ نے بعض خلفاء کے نام اس میں درج کرائے۔

(۱۸)......خلافت نامہ خاص: برائے مولانا علاء الدین گوالیری رحمہ اللہ در ۸۰۱ھ بمقام گوالیر۔

(تصانیف خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ احسن آباد گلبرگہ ۸۰۳ھ تا ۸۲۵ھ)

(۱۹)......ترجمہ مشارق: در ۸۱۰ھ

(۲۰)......شرح فقہ اکبر (عربی): حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تالیف "الفقہ الاکبر" کی شرح ہے۔

(۲۱)......سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم: خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ نے اپنے خادم خانقاہ شیخ سراج الدین کو املاء کرائی۔

(۲۲)......مخصوص اوراد: حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ نے مخدوم زادہ بزرگ سید محمد اکبر حسینی رحمہ اللہ کو عطا فرمائے تھے، یہ حضرت مخدوم زادہ نے ہی جمع فرمائے تھے۔

(۲۳)......شرح فقہ اکبر (فارسی)

(۲۴)......شرح قصیدہ دالی

(۲۵)......شرح عقیدہ حافظیہ مع فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

(۲۶)......ضرب الامثال

(۲۷)......حواشی قوت القلوب

(۲۸)......رسالہ عقیدہ: اس کے چند ورق لکھائے تھے کہ آپ نے سنا، مخدوم زادہ بزرگ لکھ رہے ہیں اس لئے ترک فرمادیا اور فرمایا: "وہی کافی ہے۔"

(۲۹)......شرح رسالہ قشیریہ مع خاتمہ

(۳۰)......شرح عوارف (فارسی) در ۸۱۰ھ

(۳۱)......شرح آداب المریدین (عربی)

(۳۲)......شرح آداب المریدین (فارسی) اول

(۳۳)......شرح آداب المریدین (فارسی) دوم

(۳۴)......شرح آداب المریدین (فارسی) سوم

(۳۵)......اسمار الاسرار

(۳۶)......حدائق الانس

(۳۷)......خاتمہ آداب المریدین

(۳۸)......رسالہ در بیانِ آداب سلوک

(۳۹)......رسالہ در بیانِ اشارات محبان

(۴۰)......رسالہ دراذ کار و مراقبات (فارسی)

(۴۱)......رسالہ در بیان معرفت حضرت جل جلالہ

(۴۲)......ایک رسالہ حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ نے اپنے نواسے سید روح اللہ کے بچپن کے زمانے میں انہیں

املاء کرایا تھا۔

(۴۳)......مکتوبات: (حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کے وصال کے بعد مولانا ابوالغیاث المعروف بہ قاضی نور الدین رحمہ اللہ خادم خانقاہ نے جمع کئے تھے)

(۴۴)......دیوان: مرتبہ مولانا عماد فتح آبادی رحمہ اللہ (بعض کا قول ہے کہ خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کی غزلیں بہت تھیں، دوسرے لوگوں نے الگ الگ نسخے مرتب کئے تھے)

(۴۵)......ملفوظات: حضرت مخدوم زادہ سید ابن الرسول رحمہ اللہ المعروف بہ میاں منجھلے نے کچھ ملفوظ شہر دہلی میں لکھے تھے اور بقیہ حصہ گلبرگہ میں مکمل کیا تھا۔

(۴۶)......ملفوظات: جمع کردہ قاضی علم الدین بن شرف الدین اجودھنی خلیفہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ در ۸۱۱ھ

(۴۷)......ملفوظات: جمع کردہ شیخ الاسلام چہرہ خلیفہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ

(۴۸)......ملفوظ منظوم: ملک زادہ عثمان جعفر خلیفہ حضرت خواجہ رحمہ اللہ

(۴۹)......خلافت نامہ: برائے قاضی اسحاق، چہتر ہ در ۸۱۰ھ

(۵۰)......خلافت نامہ: برائے قاضی سلیمان برادر قاضی اسحاق، چہتر ہ در ۸۱۰ھ

(۵۱)......خلافت نامہ خاص: برائے صدر الدین خوند میر در ۸۱۰ھ

(۵۲)......خلافت نامہ: برائے مولانا ابوالفتح رکن الدین بن مولانا علاء الدین گوالیری رحمہ اللہ در ۸۱۸ھ

خواجہ سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ کا شعری ذوق:......خواجہ سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ کا شاعرانہ ذوق بھی خوب تھا، توحید، نعت، مناقب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تصوف وسلوک کے مضامین پر مشتمل بہت سا منظوم کلام ہے، جسے مختلف خلفاء ومتوسلین نے مدون کیا۔ جیسے ایک "دیوان" ہے (جس کا تذکرہ تصانیف میں نمبر ۴۴ پر ہے) اسے مولانا عماد فتح آبادی نے مرتب کیا۔ (۱۱)

اسی طرح "ضرب الامثال" میں (جس کا تذکرہ تصانیف میں نمبر ۲۶ پر ہے) اشعار موجود ہیں، بسلسلہ عقیدہ خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کی ایک نظم ہے، جس میں توحید، نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں، اس کے چند ابتدائی اشعار یہ ہیں:

تعالی اللہ عن قیل وقال　　وعن حلو رسم والمثال
قریب ذاتہ من کل شیء　　ولکن لیس یوصف باتصال
بعید ذاتہ من کل شیء　　بلا وصف التفرق و انفصال
تنزہ عن مکان حال منہ　　ولا یوجد مکان عنہ خال (۱۲)

خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کی علمی وادبی خدمات کا تجزیہ:......خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کی تصانیف فی زمانہ نایاب ونادر ہیں، لیکن ان کی تصانیف کی فہرست میں کتب کے ناموں کا سرسری جائزہ لینے ہی سے معلوم ہوجاتا ہے کہ خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ نے تفسیر، عقائد، کلام، تصوف وسلوک میں خوب لکھا، یہاں تک کہ ''الملتقط'' نامی تفسیر بھی سلوک کے رنگ میں تحریر فرمائی اور اکثر کتب کا تعلق تصوف ہی سے ہے، چند کتب عربی میں اور اکثر فارسی میں ہیں، لیکن ان کتب کے اندر تصوف کی گہرائی کے ساتھ ساتھ سادہ اسلوب رکھا گیا جو کہ انتہائی پراثر ہے۔ بقول مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ:

''ادب وانشا کے ذخیرہ کا اگر ایک نئے اور زیادہ حقیقت پسندانہ اور گہرے نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے تو اس کو دو قسموں پر تقسیم کرنا بے جا نہ ہوگا۔

ایک وہ تحریر ہے یا اظہارِ خیال جو اندرونی تقاضے اور داعیہ اور کسی طاقتور عقیدہ یا یقین کے ماتحت وجود میں آئیں اور ان سے مقصود کسی فرمائش یا حکم کی تعمیل، کوئی دنیاوی منفعت یا کسی صاحب اقتدار یا صاحب ثروت انسان کی رضامندی نہیں تھی بلکہ وہ خود اپنے یا عقیدہ کے فرمان کی تعمیل تھی، جس میں اہل حکومت اور اہل ثروت کے فرمان سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور جس سے سرتابی کرنا کسی صاحب ضمیر انسان کے بس میں نہیں ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو کسی فرمائش کی تعمیل یا کسی دنیاوی منفعت کے حصول یا کسی بالاتر انسان کے حکم کی تعمیل میں ہو۔ ادب کی ان دونوں قسموں میں زمین وآسمان کا فرق ملے گا۔

''پہلا ادب''......''ھر کہ از دل خیزد بر دل ریزد'' کا مصداق ہے، وہ طویل عرصہ تک زندہ رہتا ہے، اگر اس کا موضوع دینی اور اخلاقی ہے تو اس کا قلب اور اخلاق پر گہرا انقلاب انگیز اثر پڑتا ہے، ہزاروں آدمیوں کے دل میں اس کے پڑھنے سے اصلاح کا جذبہ پیدا ہوتا ہے......بعض اہل دل کے کلام میں جو غیر معمولی حلاوت اور قوت ہے، وہ ان کی روح کی لطافت اور قلب کی پاکیزگی اور اندرونی کیفیت وسرمستی کا نتیجہ ہے۔'' (۱۳)

پاکستان میں خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کی علمی وادبی خدمات کی نشرواشاعت:...... پاکستان میں خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کے علوم ومعارف کی اشاعت کا کام اللہ تعالیٰ نے حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے خوب لیا۔

(۱)......۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء کو ریڈیو پاکستان لاہور سے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ریڈیو پروگرام میں حضرت خواجہ گیسودراز رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی اور ان کے مقام ومرتبہ اور ان کے علوم ومعارف پر مشتمل ایک پروگرام کیا۔ جس کا مکمل مسودہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنی تالیف ''شمائم سید محمد گیسودراز'' کے صفحہ ۵۵ تا صفحہ ۶۰ میں شائع کیا۔

(۲)......حضرت نفیس شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ایک مکتبہ اور حلقہ اپنے دولت کدہ اور خانقاہ میں حلقہ معارف گیسودراز رحمہ اللہ، نفیس منزل، کریم پارک لاہور کے نام سے قائم فرمایا۔ یہاں سے حضرت نفیس الحسینی رحمہ اللہ نے خواجہ گیسودراز رحمہ

اللہ کی کتب اور ان کے خلفاء کی تحریر کردہ سوانح اور ملفوظات وغیرہ شائع کئے۔ جیسے ”الملتقط تفسیری مخطوطہ“ وغیرہ۔

(۳)......خود حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ نے خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کے حالات زندگی اور ان کے شجرات طریقت و شجرات نسب پر مستقل تصانیف سپرد قلم کیں اور ان کو شائع کیا، جیسے شمائم خواجہ سید گیسو دراز، ۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ”شمیم گلبرگہ“ جو کہ ۲۴۵ صفحات پر مشتمل ہے اور ”ریحان عترت“ جو کہ ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۴)......”تاریخ حبیبی و تذکرہ مرشدی“ از علامہ عبدالعزیز رحمہ اللہ اس کا ایک ہی نسخہ ”رائل ایشیاٹک سوسائٹی بنگال“ میں تھا، حضرت نفیس شاہ رحمہ اللہ نے اس مخطوطہ کی نقل ”کتب خانہ انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان“ سے حاصل کی اور اسے شائع کیا۔

(۵)......”شجرۃ الاشراف“ تالیف حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ، ۴۹۵ صفحات پر مشتمل یہ بھی حلقہ معارف خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ سے شائع فرمائی۔

(۶)......نفائس القلوب“ خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کے اذکار و مراقبات پر مشتمل نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ نے تالیف فرمائی اور اسی حلقہ معارف سے شائع ہوئی، یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ کے علمی اور ادبی ذخیرہ اور علوم تصوف و سلوک کی نشاۃ ثانیہ پاکستان میں حضرت نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ نے کی اور آخر کیوں نہ ہوتی کہ حضرت خواجہ گیسو دراز رحمہ اللہ حضرت نفیسی الحسینی رحمہ اللہ کے جد امجد بھی تھے اور طریقت میں شیخ الشیوخ بھی تھے۔

☆......☆......☆

حوالہ جات

(۱)......ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت: ج ۳ ص ۱۵۱ مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء (۲)......عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار: ص ۹۲ دارالاشاعت کراچی ۱۹۹۷ء (۳)......نفیسی الحسینی، سید: شمائم سید محمد گیسو دراز: ص ۱۱ حلقہ معارف گیسو دراز، لاہور، ۱۹۹۹ء (۴)......نفیسی الحسینی، سید: شمیم گلبرگہ: ص ۳۲ حلقہ معارف گیسو دراز، لاہور ۲۰۰۱ء (۵)......محمد علی، سامانی، مولانا: سیر محمدی: سنہ تالیف ۱۸۳۱ھ (۶)......نفیسی الحسینی، سید: ریحان عترت: ص ۳۰۹ سید شہید اکیڈمی لاہور، ۲۰۰۷ء (۷)......نفیسی الحسینی، سید: شمائم سید محمد گیسو دراز: ص ۳۴ حلقہ معارف گیسو دراز، لاہور ۱۹۹۹ء (۸)......ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت: ج ص ۴۹ مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء (۹)......نفیسی الحسینی، سید: تفسیر الملتقط: ج ۲ ص ۱۴ مکتبہ نفائس القرآن، لاہور، ۱۴۲۴ھ (۱۰)......ایضاً (۱۱)......نفیسی الحسینی، سید: شمائم سید محمد گیسو دراز: ص ۲۷ حلقہ معارف گیسو دراز، لاہور، ۱۹۹۹ء (۱۲)......عبدالعزیز بن مشیر ملک: تاریخ حبیبی: ص ۴۱ حلقہ معارف گیسو دراز، لاہور۔ (۱۳)......ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت: ج ۳ ص ۲۴۳ مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء

☆......☆......☆